

چھوٹی چیزیں بڑے نتائج (کتابچہ ”کرنا کر“ کے اعتبار سے)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَبِيدٌ (البقرہ: 139)

ترجمہ: اللہ کا رنگ پکڑو۔ اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

سامعین! آپ نے اپنے مطالعہ کے دوران کئی کتب دیکھی ہوں گی جو مختصر تربیتی، اصلاحی، معاشرتی مقولوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ دلچسپی کے اعتبار سے یہ کتب بہت اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ ہر سطر کے بعد اگلی سطر اور ہر مقولہ اور ضرب المثل کے بعد اگلے مقولے پر نگاہ لگی ہوتی ہے کہ نجانے کیا دلچسپ فقرہ پڑھنے کو ملے۔ روزنامہ اخبار، جرائد اور میگزینز میں بھی قارئین کی دلچسپی قائم رکھنے کے لیے ایک کالم یا ایک صفحہ ایسے مقولوں کے لیے مخصوص ہوتے ہیں جو جریدے میں حسن کا باعث بنتے ہیں یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ ایسے کالمز سے میگزین میں حُسن آجاتا ہے۔ جماعت احمدیہ کے پلیٹ فارم سے کئی ایسے صاحبانہ اور مربیانہ فقروں والی کتب مل جاتی ہیں۔ بچوں کا رسالہ تشہید الاذہان ان جیسی معلومات کی وجہ سے بچوں میں پسند کیا جاتا تھا۔ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ نے ”کرنا کر“ کے عنوان سے ایک مختصر سا کتابچہ تحریر فرمایا۔ جس کے دو کالم تھے۔ ایک کالم میں ایسی مختصر باتیں تحریر ہیں جن کا تعلق کرنے سے ہے یعنی نیکی کی باتیں اور بائیں جانب والے کالم میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے وہ باتیں درج فرمائیں جو ممنوعہ ہیں۔ منہیات میں شامل ہیں۔ معاشرہ میں وہ باتیں مکروہ، بُری اور ناپسندیدہ سمجھی جاتی ہیں۔ آج کتابچہ ”کرنا کر“ میں درج 1204 حسین، قابل عمل اور دلچسپ باتوں میں سے چند ایک کا ذکر اس لیے کر رہا ہوں کہ یہ بہت چھوٹی باتیں ہیں لیکن معاشرے میں نتائج کے اعتبار سے بہت بڑی ہیں۔ جرمنی سے ایک احمدی شاعر جناب منیر احمد باجوہ آف ہمبرگ، جرمنی نے چھوٹی چیزیں، بڑے نتائج کے عنوان سے ایک نظم کہی ہے۔ جس میں جناب شاعر نے کہا ہے کہ ہر بڑی چیز کا آغاز چھوٹی چیز سے ہوتا ہے جس کے نتائج بہت بڑے ہوتے ہیں۔ شاعر نے کہا ہے۔

چھوٹی خوشیاں ہی عمر بھر یاد بھی آتی رہی
چھوٹی چیزوں سے بڑی چیزیں جنم لیتی رہیں
یوں لگی رونق جہاں میں بستیاں بنتی رہیں
چھوٹے ذروں سے ہی مل کر بن گئی سب کائنات
جن میں بحری بیڑے ہیں اور کشتیاں چلتی رہیں
چھوٹے قطروں نے بنائے مل کے بحر بیکراں
چوٹیاں جن کی سدا ہی آسمان چھوتی رہیں
یوں تو کنکر چھوٹے ہیں پر ان سے بنتے ہیں پہاڑ

کوکھ سے جن کی لڑائیاں ہی جنم لیتی رہیں
 چھوٹی چھوٹی بدگمانی سے پڑے جگ میں فساد
 پھیل کر قرطاس پر عبارتیں بنتی رہیں
 چھوٹے چھوٹے حرفوں سے بنتی گئیں لمبی سطور
 جس سے بربادی ہوئی نسلیں تباہ ہوتی رہیں
 چھوٹے ذروں سے بنا ایٹم تباہی کے لئے
 امر ربی پا کے اپنا رنگ دکھلاتی رہیں
 چھوٹی چھوٹی نیکیاں بھی بدل دیتی ہیں نصیب
 زاریاں اُس کی عرش پر مرحبا پاتی رہیں
 تھا تو آدم کرم خاکی عجز کی اعلیٰ مثال
 رحمتیں مولا سدا اس پر ترس کھاتی رہیں
 ایک آنسو بھی تو چھوٹا ہے، کبھی سوچا منیر

سامعین! حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؒ نے ”کرنہ کر“ میں جو مختصر کلام مَاقِلَ وَدَلَّ کہا ہے اُن میں سے چند ایک میں بیان کرتا ہوں۔ جیسے فرمایا تو حتی الوسع کسی کے لیے بددعا نہ کر۔

ہمارے معاشرے میں چھوٹی چھوٹی بات پر بددعا میں دینے کا رواج ہے۔ اس مختصر فقرہ میں معاشرہ کی اصلاح اور اس کے امن کے لئے بہت بڑا سبق ہے۔ اسلامی تعلیمات میں سے ایک حسین تعلیم یہ ہے کہ کسی کو گالی مت دیں، کسی کو برا بھلا نہ کہیں۔ ایسا کرنے سے وہ گالی، وہ بددعا، وہ بُری بات انسان کے اپنے اوپر ہی پلٹ آتی ہے۔ ویسے بھی ہر معاشرہ کے کچھ آداب اور اصول ہوتے ہیں۔ اگر آپ کسی سے بات کر رہے ہیں اور وہ آپ کی گفتگو کو سمجھ نہیں پارہا تو آپ اسے یہ کہنے کی بجائے کہ آپ کو میری بات سمجھ نہیں آرہی یا آپ میری بات سمجھ نہیں پارہے یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ میں آپ کو اپنی بات سمجھا نہیں پارہا۔ یہ ادب بھی ہمیں آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا سے سمجھ آتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیا کرتے تھے۔ ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اُزِلَّ اَوْ اُزَلَ اَوْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اُجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ“ (ترمذی کتاب الادب) کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں دین حق سے کسی کو گمراہ کروں یا گمراہ کیا جاؤں، راہ حق سے پھسل جاؤں یا پھسلا یا جاؤں، کسی پر ظلم کروں یا کسی کے ظلم کا نشانہ بنوں، کسی سے جہالت سے پیش آؤں یا مجھ پر جہالت مسلط کی جائے۔

اب اس دعا پر ذرا غور کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم، جہالت اور گمراہ پن کو پہلے اپنی طرف منسوب فرمایا ہے پھر کسی کی طرف حالانکہ سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم معصوم من الذنب تھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کی تمام کمزوریوں، کوتاہیوں کو معاف کر رکھا تھا۔ کہتے ہیں کہ انسان کو پہلے اپنے نفس سے پناہ مانگنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! مجھے اپنے نفس کے شر سے بچا اور میرے شر سے غیروں کو محفوظ رکھ۔ تب یہ دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے غیروں کے شر سے بچا کر رکھ۔

ہزار بار اُجاڑا ہے زندگی نے مجھے
 بُرا ضرور منایا ہے بددعا نہیں کی

سامعین! پھر کتابچہ ”کرنہ کر“ میں لکھا ہے۔ باقاعدہ جسمانی ورزش کی عادت ڈال۔ ایمان کے بعد صحت سب سے بڑی نعمت ہے لہذا صبح کی سیر سے اپنی صحت کو ترقی دے۔

ان تین مختصر سی باتوں کا نتیجہ ایک مومن کی اپنی جسمانی صحت ہے۔ ایک مومن پر لازم ہے کہ وہ اپنی روحانی اور مادی صحت کا خیال رکھے۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؒ اس مضمون کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ ایمان کے بعد صحت سب سے بڑی نعمت ہے۔ صحت ہے تو خدا اور اس کے بندوں کے فرائض باحسن طریق ادا ہو سکتے ہیں۔ ورنہ تو نماز میں رکوع اور سجدہ کی بجا آوری بھی نہیں ہوتی۔ لہذا ہم میں سے ہر ایک کو مناسب حد تک سیر اور کھیل کود کرنا چاہیے۔ آج کل موبائیل فون ہر انسان کے ہاتھ میں ہونے اور دوسرے گیجٹس کی وجہ سے ورزش اور سیر وغیرہ کم ہو گئی ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے۔ کسی وقت اسکولز کی ابتدائی کلاسز میں ”صبح کی سیر“ پر مضامین لکھوائے جاتے تھے۔ آج مساجد میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کی تعداد میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسی ایسی بیماریاں انسان کو لاحق ہو رہی ہیں جو معمولی ورزشی یا سیر کی طرف توجہ دینے سے دور ہو سکتی ہیں۔

سامعین! پھر ایک مختصر اور چھوٹی بات یہ درج ہے کہ پھلوں کو دھو کر کھایا کرو۔ یہ انسان کی جسمانی صحت کے لیے بہتر ہے۔ پھل کو پھول لگنے اور ڈھڈی بننے سے پھل پکنے تک بہت وقت لگتا ہے۔ ہزار ہا کیڑے مکوڑے اور کھیاں اس پر بیٹھتی اور اپنے زہر آلود اعضاء اس پر لگاتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ بارش سے یہ دھل کر صاف بھی ہو جاتے ہیں لیکن پکنے یا پکنے کے قریب پک کر کے مارکیٹ یا بازار میں آنے تک بہت سے عملوں سے گزرا جاتا ہے۔ اس دوران بے شمار لوگوں کے ہاتھ لگ رہے ہوتے ہیں۔ پھلوں کو محفوظ کرنے کے لئے کیمیکل کے عمل سے بھی گزرا جاتا ہے۔ پھلوں کو کیڑے مکوڑوں سے بچانے کے لئے درختوں پر زہر مار ادویات کا سپرے کیا جاتا ہے۔ پھر درختوں کو جو زہریلی کھاد دی جاتی ہے اس کا بد اثر بھی پھلوں پر پڑ رہا ہوتا ہے۔ اس لئے پھلوں کو ہمیشہ دھو کر صاف کر کے استعمال کرنا چاہئے۔ اس چھوٹی سی بات کا بڑا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پھل استعمال کرنے والا شخص صحت مند رہتا ہے اور صحت کی خاطر جو پھل کھایا جاتا ہے وہ سود مند ثابت ہوتا ہے۔ سامعین! کتنا بچہ ”کرنا کر“ میں ایک چھوٹی سی بات یہ بھی درج ہے کہ کو اپنے نوافل اور سنت حتی الوسع اپنے گھر میں ادا کرنا کہ تیرے بیوی اور بچے صحیح طور پر نماز پڑھنا سیکھیں۔

اس چھوٹی سی بات جو سنت رسولؐ بھی ہے اور ہمارے بزرگوں کا نیک عمل بھی، کے ساتھ ہی بڑا نتیجہ درج ہے تابوی بچوں کو نماز کی عادت پڑے۔ ہمارے پیارے خلیفہ المسیح بھی سنتوں کی ادائیگی گھر میں فرماتے ہیں۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ گھر بھی آباد رہتے ہیں۔ پھر ایک بہت ہی چھوٹی بات یہ درج ہے کہ تو عمر بھر طالب علم بنارہ۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ”اَطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْبُهْدِ إِلَى الْلُحْدِ“ کہ پنگوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔ انسان زندگی کے ہر لمحہ علم کے حصول کی جستجو میں لگا رہے اور اپنے آپ کو طالب علم سمجھے تو وہ عظیم انسان ہے۔ بہت سی برائیوں جیسے تکبر وغیرہ سے بچا رہتا ہے۔ انسان جب اپنے آپ کو عالم الکمل سمجھنے لگ جائے تو وہی اُس کے تنزل کا آغاز ہے۔ اس سلسلہ میں انسان کو رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا، رَبِّ ارْزُقْنِي حَقَائِقَ الْأَشْيَاءِ اور رَبِّ ارْزُقْنِي الْكَلِمَةَ کی دعائیں اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہنا چاہئے۔ نیز انسان کو علم کو عمل کرنے اور دوسروں کو سکھانے کے لیے سیکھنا چاہئے۔

سامعین! پھر لکھا ہے کہ تو جسم سے زیادہ اپنے خیالات کو پاک رکھ۔ کیا ہی عمدہ نصیحت آموز بات ہے کہ انسان زیادہ تر معاشرے میں اچھا لگنے کے لیے اپنے جسم کو صاف رکھتا ہے، صاف ستھرے کپڑے پہن کر بن ٹھن کر باہر نکلتا ہے، خوشبو لگا تا ہے تا معاشرہ میں بھلا لگے لیکن اصل صفائی اور ستھرائی تو انسان کے دماغ اور ذہن میں چلنے والے یا پیدا ہونے والے خیالات کی پاکی ہے۔ اگر انہیں صاف نہیں کرتا تو پھر ظاہری صفائی ستھرائی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس سے کچھ وقت تو صاف نظر آئے گا مگر مستقل صاف نظر آنے کے لیے اندرونی خیالات کی صفائی اور پاکی ضروری ہے۔

سامعین! پھر لکھا ہے کہ تُو بوقتِ ضرورت پیوند والا کپڑا یا پیوند والی جوتی پہننے سے شرم نہ کر۔ اس مختصر سی نصیحت کا تعلق بھی گزشتہ بیان شدہ نصیحت آموز جملے سے ہے۔ ایک وقت تھا جب ہم پیوند شدہ کپڑے بھی پہن لیتے تھے اور جوتا بھی پیوند لگا ہوتا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں لکھا ہے کہ آپؐ کپڑوں اور جوتوں کو خود پیوند لگایا کرتے تھے۔ لیکن آج گھروں میں آسانیاں آجانے کی وجہ سے پیوند لگا کر کپڑے یا جوتے پہننے کا رواج کم ہو گیا ہے۔ لیکن انسان کے جسم پر اخلاقیات کے حوالے سے بے شمار پیوند لگائے ہم معاشرہ میں چلتے پھرتے ہیں۔ ہم دوسروں کی نظر میں بد نما بھی نظر آتے ہیں۔ مگر محسوس نہیں کرتے۔ ہمیں اصل میں اپنے جسموں کو، اپنی روحوں کو بد اخلاقی اور گناہ کے بد نمادانوں سے پاک و صاف کرنا ہے اور اس کے لیے سعی بلیغ کرنی ہوگی۔

سامعین! پھر ایک بیماری اور کمزوری جو معاشرہ میں پائی جاتی ہے وہ وقت کی پابندی نہ کرنا ہے خصوصاً ہمارے ایشیائی معاشرے میں اس حوالے سے لکھا ہے تو بے قاعدگی کی عادت اختیار نہ کر اور پابندی اوقات کی عادت اختیار کر۔ یہ زندگی کی روٹین کے لیے بہت ضروری امر ہے۔ زندگی کا ہر کام باقاعدگی سے ہو اور مشین کی طرح انسان چلے تو جہاں صحت کے لیے یہ موزوں ہوتا ہے وہاں انسان کے تمام کام وقت پر ہو کر کوئی زیر التواء نہیں ہو گا اور بہت سی خوبیوں کا انسان عادی ہو جاتا ہے۔

سامعین! ”کرنہ کر“ کتابچہ میں ہزار سے زائد باتوں میں سے ایک آخری بات کا ذکر کر کے خاکسار اپنی تقریر ختم کرتا ہے وہ یہ کہ تو روزانہ کم از کم ایک دفعہ موت کو ضرور یاد کر لیا کرو۔

(صفحہ 29)

یہ ایسی چھوٹی بات ہے جس کا نتیجہ آخرت کا سنوارنا اور اخروی زندگی کا روشن ہو جاتا ہے۔ جو لوگ اپنی موت کو بھول جاتے ہیں اور خدا کے پاس جانے کو یاد نہیں کرتے وہ بے شمار بیماریوں کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔ قرآن اور احادیث میں بھی یہی سبق ہمیں ملتا ہے جو خوف الہی اپنے اندر رکھتے ہیں وہ بے شمار گناہوں سے بچے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے تمام احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق سے نوازتا رہے۔ (آمین)

لگتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(کمپوزڈ بانی: سلمان طارق خان)

